

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۷۰
حقیقتِ شُکر
عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم
کتب خانہ مظہری

سلسلہ مواعظ حسنہ (۴۰)

# حقیقت شکر

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہم العالی

نام وعظ حقیقت شکر

واعظ عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہم العالی

مرتب یکے از خدام حضرت اقدس مدظلہم العالی

کمپوزنگ الاشرف کمپوزرز فون : 4992176 , 468112

اشاعت بار اول ربیع الاول ۱۴۲۲ھ مطابق جون ۲۰۰۱ء

تعداد تین ہزار

ناشر کتب خانہ مظہری

گلشن اقبال ۲ کراچی پوسٹ آفس بکس نمبر 11182 کراچی

# انتساب

احقر کی جملہ تصانیف وتالیفات درحقیقت مرشدنا ومولانا محی السنۃ حضرت اقدس شاہ ابرارالحق صاحب دامت برکاتہم اور حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبتوں کے فیوض وبرکات کا مجموعہ ہیں۔

احقر محمد اختر عفا اللہ عنہ

# فہرست مضامین حقیقت شکر



# حقیقت الشکر

۳۰ شوال المکرم ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۶ جنوری ۲۰۰۱ء بروز جمعہ
بوقت ڈھائی بجے دوپہر بمقام مسجد اشرف گلشن اقبال ۲ کراچی

آٹھ ماہ کی علالت کے بعد آج الحمدللہ تعالیٰ مرشدی و مولائی عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دام ظلہم العالی نماز جمعہ کے لئے وھیل چیئر پر خانقاہ گلشن کی مسجد اشرف میں تشریف لائے۔ حضرت والا کو دیکھ کر لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور بہت سے لوگ غلبۂ خوشی میں رونے لگے۔ بعد نماز تھوڑی دیر حاضرین کرام سے شکر کی حقیقت پر نہایت موثر اور عجیب و غریب خطاب فرمایا۔ (مرتب)

(حضرت نے بھرائی ہوئی آواز میں فرمایا کہ) آج خوشی کا دن ہے کہ میں مسجد میں نظر آیا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور کرم ہے کہ آٹھ ماہ کے بعد آج مسجد میں جمعہ پڑھنے کی توفیق بخشی اس لئے اب اس کے شکریہ میں کیا بیان ہونا چاہئے؟ **لئن شکرتم لازیدنکم** اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تم نعمتوں پر شکر ادا کرو گے تو ہم تم کو اور زیادہ دیں گے اور

ہر عضو کا شکر الگ الگ ہے۔ سر کا شکریہ یہ ہے کہ سر مطابق بڑے سر (sir) کے ہو یعنی تابعِ حکم الٰہی ہو۔ سر پر انگریزی بال نہ ہوں۔ چھوٹے بال ہوں تو سب برابر ہوں یا کان کی لو تک بڑے بال ہوں یا بالکل نہ ہوں، سر منڈا دیجئے لیکن انگریزی بال نہ ہوں۔

سر کے بعد آنکھ ہے۔ آنکھ کا شکریہ یہ ہے کہ نامحرم سامنے آجائے تو فوراً نظر نیچی کر لیجئے۔ یہ حکم قرآن شریف کا ہے۔ کہتے ہیں کہ قرآن میں دکھاؤ۔ میں قرآن میں دکھا سکتا ہوں کہ جب نامحرم سامنے آ جائے تو نظریں نیچی کرلو۔ اپنی بیوی چاہے کتنی ہی حسین ہو لیکن دوسرے کی بیوی زیادہ حسین معلوم ہوتی ہے اس لئے نفس کی بات مت مانو۔

اور آنکھ کے بعد کان ہے۔ کان کا شکریہ یہ ہے کہ ان کو گانا بجانا نہ سنوایا جائے۔ چند روز مجاہدہ کر لیجئے پھر جنت میں گاتے بجاتے جایئے، یہاں چند دن گانے بجانے پر صبر کر لیجئے، کانوں کو اللہ کی عبادت میں مصروف رکھئے اور گناہوں سے بچایئے۔

اور کان کے بعد ناک ہے۔ ناک سے کسی نامحرم کو نہ سونگھئے۔ ناک سے بعض لوگ حسینوں کو سونگھ کر ہڑپ لیتے ہیں۔ ایک جانور ہے جس کا نام اجگر یا اژدہا ہے، وہ پچاس فٹ

کا ہوتا ہے، چار پانچ فٹ موٹا ہوتا ہے، چل نہیں سکتا، اپنی جگہ سے کھسک بھی نہیں سکتا، آنکھ بند کئے اپنی جگہ پڑا رہتا ہے۔ کوئی پرندہ قریب سے گذرا اور اس کی خوشبو محسوس ہوئی بس ناک سے زور سے سانس کھینچ کر اس کو سُڑک لیتا ہے۔ بعض لوگوں کی ناک بڑی خطرناک ہوتی ہے۔

اس کے بعد منہ ہے۔ منہ سے حلال کھاؤ حرام سے بچو اور غیبت نہ کرو، جھوٹ نہ بولو۔ اور ہونٹوں کا شکریہ یہ ہے کہ بڑی بڑی مونچھیں نہ رکھی جائیں جس سے لب چھپ جائیں، لب کے اوپر مونچھوں کے بال نہ آنے پائیں۔ اگر رکھنی ہیں تو لب سے بچا کر رکھیں اور گالوں کا شکریہ یہ ہے کہ گالوں کو سنت نبوی ﷺ کی زیب و زینت کے ساتھ سجا کر رکھو تاکہ قیامت کے دن پیا آپ کو پیار کرلے۔

اس کے بعد دل ہے۔ دل میں گندے خیال نہ لاؤ اور ٹخنہ سے اوپر شلوار رکھو پاجامہ یا شلوار یا کرتے سے ٹخنے نہ چھپاؤ۔ بس سارے احکام ادا ہوگئے اور آپ سر سے پیر تک شکر گذار ہوگئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا حقیقی شکر ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں **لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون**۔ اے صحابہ بدر میں ہم نے تمہاری مدد فرمائی جبکہ تم کمزور تھے پس تم تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم شکر

گذار ہو جاؤ۔

حضرت والا نے بھرائی ہوئی آواز میں فرمایا کہ میں نے شکر کا مضمون اس لئے بیان کیا کہ میں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ کروڑ کروڑ شکر ادا کرتا ہوں کہ آج مجھے آٹھ مہینے کے بعد مسجد میں حاضری کی توفیق دی۔ اللہ اس صحت کو برقرار اور قائم و دائم رکھے اور صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے اور اس پر شکر گذاری نصیب فرمائے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے لئن شکرتم لازیدنکم اگر تم شکر کرو گے تو ہم اور زیادہ دیں گے۔ پس اگر ہم شکر زیادہ کریں تو ہماری ہر طاقت میں برکت ہوگی۔ اس لئے شکر کے لوازم و احکام بیان کر دیئے۔ سر کا حکم ہو گیا کہ انگریزی بال نہ رکھیں، کانوں کا حکم ہو گیا کہ گانا نہ سنیں، ناک کا حکم ہو گیا کہ اجگر کی طرح کسی حسین کو نہ سونگھیں، زبان کا حکم یہ ہوگیا کہ کوئی غلط بات نہ کرو، جھوٹ مت بولو، حرام نہ کھاؤ، گالوں کا حکم ہوگیا کہ سنت نبوی کے مطابق ایک مشت داڑھی رکھو، دل کا حکم ہو گیا کہ دل میں گندے خیالات مت لاؤ، اللہ کی مرضی کے خلاف دل میں سوچنا بھی اللہ کی وفاداری کے خلاف ہے کیونکہ اگر کوئی بادشاہ کے خلاف دل میں بغاوت کے خیالات باندھ رہا ہے تو وہ بادشاہ سے تو چھوٹ جائے گا کہ وہ دل کی بات نہیں جانتا مگر اللہ دل کی ہر بات جانتا ہے، وہ

ایسے باغیوں کو سزائے سخت دیتا ہے اور پاجامہ ٹخنے سے اوپر رہے ، نیکر بھی نہ پہنو کہ گھٹنہ کھولنا بھی نافرمانی ہے لہٰذا چاہے کھیل کوُد ہو چاہے صبح کیاری میں پانی دینا ہو ، بعض لوگ صبح نیکر پہن کر کیاریوں میں پانی دیتے ہیں اور تمام لوگ دیکھتے ہیں۔ گھٹنہ کھولنا بھی نافرمانی ہے اور ٹخنہ چھپانا بھی نافرمانی ہے۔ پتلون ہوتو اس کو ٹخنوں سے اونچا پہنو۔ دفتر میں آفیسران کچھ کہتے ہوں تو ان کی مت سنو ، بڑے سر (sir) کی بات سنو گے تو محفوظ رہو گے۔ جو بڑے سر(sir)یعنی اللہ تعالیٰ کی بات مانتا ہے محفوظ رہتا ہے اور زیادہ سے زیادہ موزے پہن لو گرمی میں ٹھنڈے اور سردی میں گرم۔ موزے پہننے میں کوئی حرج نہیں، موزہ سے ٹخنہ ڈھانپنے سے گناہ نہیں ہوتا اگرچہ موزہ کتنا ہی اونچا ہو ، گھٹنہ تک ہو یا ران تک ہو یہاں تک کہ سر بھی چھپ جائے۔

اس کے بعد حضرت اقدس مدظلہم العالی نے محمد رمضان صاحب کو طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ رمضان صاحب ایک نظم سنائیں گے جو میری بہت پسندیدہ ہے اورمیری ہی کہی ہوئی ہے جس کا ایک مصرع یہ ہے۔

اہل وفا کا بوریا تخت شہاں سے کم نہیں

اس کے بعد رمضان صاحب نے حضرت والا کے اشعار

سنائے جو یہاں نقل کئے جاتے ہیں کیونکہ حضرت والا کے اشعار بھی منظوم وعظ ہیں جن میں عشق الٰہی کی آگ بھری ہوئی ہے۔ افادۂ قارئین کرام کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔

میری زبان حال بھی میرے بیاں سے کم نہیں
میرا سکوت عشق بھی میری زباں سے کم نہیں
یادِ خدا کا ہر نفَس کون ومکاں سے کم نہیں
اہل وفا کا بوریا تخت شہاں سے کم نہیں

ارشاد فرمایا کہ اہل وفا وہ ہے جو اللہ کو ہر وقت راضی رکھتا ہے اور ایک سانس بھی اللہ کو ناراض نہیں کرتا یعنی اپنی ہر سانس اللہ کی فرماں برداری کے لئے وقف رکھتا ہے اور ایک سانس بھی ان کی نافرمانی نہیں کرتا۔ اگر احیاناً کبھی خطا ہوجاتی ہے تو سجدہ گاہ کو خون دل خون جگر سے تر کر دیتا ہے اور رو رو کر جب تک ان کو راضی نہیں کرلیتا چین سے نہیں بیٹھتا۔ یہ اہل وفا ہے، یہ اللہ کا وفادار بندہ ہے اہلِ وفا ہونا کوئی معمولی بات نہیں، یہ لفظ بول دینا آسان ہے اہلِ وفا ہونا مشکل ہے، ہر سانس میں اللہ کا باوفا رہنا اور ایک سانس بھی ان کو ناراض نہ کرنا بے وفاؤں کے بس کی بات نہیں، یہ صرف اہلِ وفا کا کام ہے۔ اس لئے اہلِ وفا بہت بڑے لوگ ہیں اور اہل وفا کا بوریا تخت شہاں سے کیوں افضل ہے؟ کیونکہ اس پر اس ذات

پاک کا نام لیا جاتا ہے جو بادشاہوں کو تخت و تاج کی بھیک عطا کرتی ہے۔ پھر یہ بوریا تخت شہاں سے افضل نہ ہوگا؟ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو صاحب وفا بنا دے، ہر سانس اپنا باوفا رکھے اور بے وفائی سے اپنی پناہ میں رکھے اور اللہ تعالیٰ کا باوفا بننا بہت آسان ہے لیکن ہم نے اس کو مشکل بنا رکھا ہے۔ اوابین نہ پڑھیے، تہجد نہ پڑھیے، اشراق و چاشت عمر بھر نہ پڑھیے، صرف ایک کام کیجئے کہ کام نہ کیجئے یعنی جس کام سے اللہ ناراض ہوتا ہے اس کام سے بچیے۔ پھر فرض واجب اور سنت موکدہ پر ولایت علیا ولایت عظیمہ ولایت صدیقیت مل جائے گی۔ کرنے کے کام زیادہ نہیں ہیں، کام نہ کیجئے، کام نہ کیجئے، کام کو چھوڑ دیجئے، آرام سے رہئے اور ولی اللہ بن جایئے۔ آنکھوں کا آرام یہ ہے کہ نامحرموں کو مت دیکھو، حرام چیزوں کو مت دیکھو۔ اپنا دل ہو یا کسی اور کا دل ہو دل کو اذیت دینا حرام ہے یا نہیں؟ مومن جب غیر عورتوں کو دیکھتا ہے تو دل کو تکلیف ہوتی ہے کہ نہیں؟ جس طرح دوسرے کے دل کو تکلیف دینا حرام ہے اسی طرح اپنے دل کو تکلیف دینا بھی تو حرام ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی ایذاؤں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ تو آپ بھی تو مسلمان ہیں لہٰذا پرائی عورتوں کو دیکھ کر اپنے دل کو تڑپانا، کلپانا اور ایذا پہنچانا کیسے جائز ہوگا؟

ان کے حضور میں مرے آنسو زباں سے کم نہیں
عشق کی بے زبانیاں لفظ و بیاں سے کم نہیں
دامن فقر میں مرے پنہاں ہے تاج قیصری
ذرۂ درد و غم ترا دونوں جہاں سے کم نہیں

ارشاد فرمایا کہ کہنے کو تو یہ ایک ذرّہ ہے لیکن اس ذاتِ پاک کا ذرّہ ہے جو غیر محدود ہے اور غیر محدود کا ذرّہ بھی غیر محدود ہوتا ہے۔ اسی لئے بزرگوں نے اللہ کی محبت کا ایک ذرّہ مانگا ہے۔

ذرۂ دردے دلِ عطا را

خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ اپنی محبت کا ایک ذرّہ میرے دل کو عطا فرمادے۔

فاش کیا ہے آہ نے زخم جگر کو بزم میں
لیکن ہماری آہ بھی زخم نہاں سے کم نہیں
کاشفِ راز درد دل یعنی یہ آہ عاشقاں
رہبر دیگراں ہے جب راز نہاں سے کم نہیں
یہ بھی کرم ہے آپ کا جس کا میں اہل بھی نہ تھا
یعنی جو دردِ دل دیا دونوں جہاں سے کم نہیں
میری ندامتیں رہیں کبر سے پاسباں مری
یعنی مرا نیاز بھی ناز شہاں سے کم نہیں

اہل نفاق پر گنہ جیسے مگس ہو ناک پر
مومن کے دل پہ ہر گنہ کوہ گراں سے کم نہیں
رندوں کی آہ و زاریاں اخترؔ خدا کو ہیں پسند
ان کا شکستہ دل بھی پھر کرّو بیاں سے کم نہیں



اشکِ روانِ عاشقاں نجم السماء سے کم نہیں
اُن کا یہ خونِ آرزو عہدِ وفا سے کم نہیں
ان کی نظر کے حوصلے رشکِ شہانِ کائنات
وسعت قلب عاشقاں ارض و سما سے کم نہیں
یارب یہ دردِ دل ترا سارے مرض کی ہے دوا
ہے یہ مرض تری عطا جو کہ شفا سے کم نہیں
جو ہے ادائے خواجگی پنہاں اسی میں ہے کرم
ان کی رضا بھی دوستو ان کی عطا سے کم نہیں
جلوۂ حق کے سامنے حیرت سے بے زباں سہی
پھر بھی سکوت عشق کا اس کی صدا سے کم نہیں
اخترؔ ہمارا دردِ دل بزم میں بے نوا سہی
لیکن کسی کی چشم نم اس کی نوا سے کم نہیں



# الشکر علٰی ترك المعصية

۷ذوقعدہ ۱۴۲۱ھ مطابق ۲ فروری ۲۰۰۱ء بروز جمعہ بوقت
۲بجے دوپہر بمقام مسجد اشرف گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی

الحمدللہ تعالیٰ اس جمعہ کو بھی مرشدی و مولائی حضرت عارف باللہ دام ظلہم العالی وھیل چیئر پر مسجد تشریف لائے اور نماز جمعہ ادا فرمائی۔ بعد نماز حضرت والا نے شکر کے متعلق مزید ارشادات فرمائے اور ایک خاص نعمت کی طرف توجہ دلائی کہ ترک معصیت نعمت عظمٰی ہے جو ولایت کی ضامن ہے اس لئے اس نعمت پر شکر بھی سب سے زیادہ کرنا چاہئے۔ بیان مختصر لیکن نہایت جامع، نہایت مفید نہایت سبق آموز، اثر انگیز اور انوکھا تھا جو بغرض استفادہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے۔ (مرتب)

**الحمد للہ وکفٰی وسلامٌ علٰی عبادہ الذین اصطفٰی اما بعد**

**فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ط بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط**

**لئن شکرتم لازید نکم وان کفرتم ان عذابی لشد ید ط**

اگر تم شکر کرو گے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم اور زیادہ دیں گے، جس قوت پر شکر زیادہ کروگے ، جس نعمت پر شکر زیادہ کروگے اس میں زیادتی ہوگی اور اگر شکر ادا نہیں کرو گے تو ان عذابی لشدید میرا عذاب بہت سخت ہے۔ منجملہ اور نعمتوں کے ایک نعمت ہے جس کا ہم لوگوں کو خیال نہیں آتا

اور وہ ہے ترکِ معصیت اور اس وقت اسی کا شکر ادا کرنا ہے اور اس نعمت کا تعلق محض رحمتِ الٰہیہ سے ہے، جس پر رحمت ہوتی ہے وہی گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اللّٰھم ارحمنی بترك المعاصی اے اللہ! ہم پر وہ رحمت نازل فرما جس سے ترکِ معصیت کی توفیق ہوجائے۔ معلوم ہوا کہ اصل رحمت یہ ہے اور یہ جو مکانوں پر لکھ دیتے ہیں ھذا من فضل ربی تو کچھ فضل حاصل نہیں اگر معصیت میں مبتلا ہیں، نہایت ہی عذاب اور ذلت میں ہیں مگر وہ بندے جو گناہوں سے محفوظ کئے گئے۔ اور اگر یہ نہیں ہے تو وہ رحمت سے محروم ہے۔ معلوم ہوا کہ گناہوں کو چھوڑ دینا بہت بڑی نعمت ہے لیکن عام لوگ گناہ چھوڑنے کو نعمت نہیں سمجھتے حالانکہ یہ نعمت عظمیٰ ہے جو اللہ تعالیٰ کی ولایت کی ضمانت ہے کیونکہ بغیر متقی ہوئے کوئی اللہ کا ولی نہیں ہوسکتا اور بغیر گناہ چھوڑے کوئی متقی نہیں ہوسکتا۔ معلوم ہوا کہ ترک معصیت سے بڑھ کر دونوں جہان میں کوئی نعمت نہیں کیونکہ یہ نعمت اللہ کی دوستی میں تبدیل ہوجاتی ہے اور اسی سے وہ ذات ملتی ہے جو بے مثل ہے۔ یہاں ولایت عامہ کی بات نہیں کررہا ہوں، ولایت عامہ تو ہر گنہگار مسلمان کو بھی حاصل ہے، یہاں ولایت خاصہ مراد ہے یعنی وہ تعلق خاص جو اولیاء اللہ کو عطا ہوتا ہے، اور یہ تعلق موقوف ہے

گناہوں کے چھوڑنے پر۔ پس ترک معصیت اتنی بڑی نعمت ہے جو اللہ صرف اپنے دوستوں کو دیتا ہے، یہ نعمت نہ کافر کو ملتی ہے، نہ منافق کو ملتی ہے، نہ گنہگار مسلمان کو ملتی ہے، یہ غذائے اولیاء ہے جس کو یہ نعمت مل گئی وہ فاسق رہ ہی نہیں سکتا، ولی ہو جاتا ہے۔ بندہ جس وقت ترک معصیت کا ارادہ کرتا ہے اسی وقت سے اس کی ولایت کا آغاز ہو جاتا ہے اور وہ ولی اللہ لکھ لیا جاتا ہے۔ جس دن اس نے ارادہ کر لیا کہ آج سے کوئی گناہ نہیں کروں گا، نہ آنکھوں سے نامحرموں کو دیکھوں گا، نہ کانوں سے ان کی بات سنوں گا، سارے اعضاء سے فرماں بردار رہوں گا اسی وقت سے وہ ولی ہوگیا کیونکہ اس وقت جب وہ گناہوں سے توبہ کررہا ہے اس وقت اس کا ارادہ توبہ توڑنے کا نہیں ہے اس لئے ارادۂ توبہ قبول ہے بشرطیکہ توبہ توڑنے کا ارادہ نہ ہو اور اگر پھر بھی وسوسہ آئے کہ میری توبہ ٹوٹ جائے گی، ہزار بار میں اپنے دست و بازو کو آزما چکا ہوں تو یہ وسوسہ شکست توبہ مضر نہیں بلکہ مفید ہے کیونکہ یہ عبدیت کا مکمل ہے کہ بندہ توبہ تو کر رہا ہے مگر اپنے ارادہ پر اسے بھروسہ نہیں، کہتا ہے کہ مجھے ڈر ہے کہ مجھ سے پھر گناہ نہ ہو جائے اس لئے اے اللہ آپ کی مدد چاہتا ہوں کیونکہ صرف گناہوں سے بچنے والے ہی آپ کے دوست ہیں۔

معلوم ہوا کہ ترک معصیت سب سے بڑی نعمت ہے کیونکہ وہ سبب ولایت ہے اور اللہ تعالیٰ کی ولایت سب سے ارفع و اعلیٰ نعمت ہے۔ پس جب گناہ سے بچنے کی توفیق ہو تو بتائیے شکر ضروری ہے یا نہیں؟ جب ہر نعمت پر شکر ادا کرنے کا حکم ہے تو ترک معصیت پر کیوں شکر ادا نہیں کرتے۔ اس نعمت پر تو سب سے زیادہ شکر ادا کرنا چاہئے کیونکہ اس نعمت کے بغیر کوئی ولی اللہ نہیں بن سکتا۔ ان اولیاؤُہٗ الا المتقون اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا کوئی ولی نہیں ہے لیکن وہ جو گناہوں سے بچتے ہیں یعنی میرے ولی صرف وہ ہیں جو مجھے ناراض نہیں کرتے۔ وہ کیسے دوست ہوسکتے ہیں جو میری نافرمانی پر دلیری اور جرأت کرتے ہیں۔ اس لئے یہ نہیں فرمایا کہ تہجد پڑھنے والے یا ذکر کرنے والے یا اوابین پڑھنے والے یا صلوٰۃ اشراق و چاشت پڑھنے والے میرے دوست ہیں بلکہ الا المتقون فرمایا کہ میرے دوست صرف اہل تقویٰ ہیں۔ لہٰذا جس کو کسی گناہ کے مشغلہ سے چھٹی مل جائے اس کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے تاکہ شکر کی برکت سے حسب وعدۂ الٰہی اور زیادہ مدد آئے، اور زیادہ فضل و رحمت نازل ہو اور زیادہ توفیق ہو اور شکر کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اگر آج ہم میں نوے فیصد تقویٰ ہے تو شکر کی برکت سے سو فیصد ہوجائے گا کیونکہ شکر پر نعمت میں اضافہ کا

وعدہ ہے لازیدنکم فرمایا کہ ہم کماً اور کیفاً نعمت میں اضافہ کردیں گے، جس کمیت سے متقی ہو اس کمیت میں اضافہ ہوجائے گا اور جس کیفیت سے متقی ہو اس کیفیت میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ کیفیت میں اضافہ یہ ہے کہ صرف تقویٰ اختیار کرو گے اور گناہوں سے فرار اختیار کروگے اور اگر کبھی احیاناً خطا ہوگئی تو نہایت ندامت کی کیفیت طاری ہوگی۔ پس شکر سے تقویٰ میں ترقی ہوگی اور اس ترقی پر شکر کرے گا، تو تقویٰ میں اور اضافہ ہوگا اور اضافہ پر شکر کرے گا تو نعمت میں مزید ترقی ہوگی اور اس طرح ترقی کا تسلسل قائم ہوجائے گا۔ پس شکر ترقی فی التقویٰ کا اور ترقی فی التقویٰ ترقی فی الولایت کا ذریعہ ہے۔

سب سے بڑی نعمت ترک معصیت یعنی تقویٰ ہے۔ اس لئے اس نعمت پر شکر کرنا بھی سب سے زیادہ ضروری ہے کیونکہ اس نعمت کے بغیر کوئی ولی اللہ نہیں بن سکتا، غیر متقی کو اللہ کی دوستی مل ہی نہیں سکتی، جب تقویٰ کا آغاز ہوتا ہے، اسی وقت اللہ کی دوستی کا آغاز ہوتا ہے اور متقی کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اس سے کبھی گناہ ہی نہ ہو۔ متقی رہنا اتنا ہی آسان ہے جتنا باوضو رہنا۔ اگر وضو ٹوٹ جائے تو پھر وضو کرلو۔ اگر گناہ ہوجائے تو فوراً توبہ کرکے پھر متقی بن جاؤ۔ اول تو کوشش کرنے سے ان شاء اللہ گناہ بالکل چھوٹ جاتے ہیں۔ جس کے

دل میں اللہ آجاتا ہے اس کو گناہوں سے شرم آتی ہے۔ میرا شعر ہے ؂

جب تجلّی ان کی ہوتی ہے دلِ برباد میں
آرزوئے ما سویٰ سے خود ہی شرماتا ہے دل

لیکن اگر باوجود کوشش کے پھر گناہ ہوجائے تو توبہ کا دروازہ ابھی کھلا ہوا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ تَوْبَۃَ الْعَبْدِ مَالم یُغَرْغِرْ او کماقال علیہ الصلوٰۃ والسلام جب تک موت کا غرغرہ نہ شروع ہوجائے اللہ بندے کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔

بہرحال توبہ سے گناہوں کی معافی تو ہوجاتی ہے لیکن شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ گناہ کبھی نہ ہو اور طبیعت شریف بن جاتی ہے جب دل میں وہ حقیقی شریف یعنی اللہ آجاتا ہے، پھر غیرشریفانہ حرکت سے خود شرم آتی ہے۔ جب تک دل میں اللہ نہیں آتا یعنی جب تک اللہ تعالیٰ سے نسبت خاصہ حاصل نہیں ہوتی اس وقت تک گناہوں کے تقاضوں سے آدمی مغلوب ہوجاتا ہے لیکن جب دردِ دل مستقل ہوجاتا ہے، اللہ سے نسبت مستقل قائم ہوجاتی ہے، تعلق مع اللہ علیٰ سطح الولایۃ نصیب ہوجاتا ہے تو پھر آدمی گناہوں سے کانپتا رہتا ہے اور اس غم میں گھلتا رہتا ہے کہ کہیں مجھ سے گناہ نہ ہوجائے۔

اس لئے نافرمانی سے سخت احتیاط کرو ورنہ یہ نفس کی زندگی کی علامت ہے۔ مولانا رومی فرماتے ہیں۔

تا ھوئ تازہ ست ایماں تازہ نیست
کیں ھوئ جز قفل آں دروازہ نیست

جب تک خواہش نفسانی گرم ہے اس وقت تک ایمان تازہ نہیں ہے کیونکہ خواہشِ نفس اس بارگاہِ شاہی کے دروازۂ قرب کے لئے تالہ کا کام کرتی ہے۔ گناہ اللہ کے دروازۂ قرب پر تالہ کا قائم مقام ہے اور اللہ کا تالہ کون کھول سکتا ہے؟ اللہ کے تالہ پر بھلا تمہاری کنجی لگے گی؟ اللہ کا تالہ اللہ کے ذکر سے کھلتا ہے۔ اللّٰھم افتح اقفال قلوبنا بذکرك اے اللہ آپ کا تالہ آپ کے ذکر ہی سے کھلتا ہے، جس کا تالہ ہے اسی کے نام کی برکت سے کھلے گا، دنیا کی کوئی تدبیر اللہ کا تالہ نہیں کھول سکتی، یہ تالہ ایسا ہے جس پر کوئی کنجی نہیں لگتی سوائے اللہ کے نام کے اور جب تالہ کھلتا ہے تب خزانہ نظر آتا ہے اور گناہ ذکر کی ضد ہے پس گناہ کے ساتھ دل کے تالے کیسے کھل سکتے ہیں لہٰذا گناہوں کو چھوڑو، اللہ کو یاد کرو تب یہ تالے کھلیں گے اور قرب کے خزانے ہی خزانے نظر آئیں گے۔

لہٰذا سب گناہوں کو جلد از جلد چھوڑ دو اور گناہ چھوڑ کر شکر بھی کرو لیکن پھر بھی اپنے کو پاک نہ سمجھو۔ اپنا تزکیہ کرانا،

گناہوں سے پاک ہونا تو فرض ہے لیکن اپنے کو پاک سمجھنا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم تمہیں خوب جانتے ہیں اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے خون اور حیض میں لتھڑے ہوئے پھر ہمارے سامنے کیا پاک بنتے ہو فَلَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی اپنے کو تم پاک اور مقدس نہ سمجھا کرو، ہم خوب جانتے ہیں کہ کون کتنا متقی ہے یعنی کون متقی ہے اور کون نہیں۔ معلوم ہوا کہ پاک کردن ضروری ، پاک گفتن حرام یعنی اپنے کو پاک کرنا واجب ہے، لیکن خود کو پاک کہنا اور پاک سمجھنا حرام ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ حسن بھی ایک نعمت ہے۔ تو حُسن کا شکریہ کیا ہے؟ سورۃ یوسف کی تفسیر میں دیکھئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام بہت حسین تھے اس لئے تفسیر روح المعانی میں حسن کے شکر کا طریقہ لکھا ہے۔ کیا یہ شکر ہے کہ کاجل قلوپطرہ لگا کر اپنی چٹک مٹک دکھلاؤ ؟ حُسن کا شکر یہ ہے کہ اپنے حسن کو کسی نافرمانی میں مبتلا نہ ہونے دے، اللہ پاک جس کو حسین پیدا کرے اس کا شکر یہ ہے کہ حسن کے خالق کو ناراض نہ کرے، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مبتلا نہ ہو ان لایشوہ حسنه فی معاصی اللّٰه تعالیٰ شانه اپنی خوبصورتی کو اللہ کی معصیت میں استعمال نہ کرے اور خوبصورتی ایک کلّی مشکک ہے۔

کلی مشکک اس کلی کو کہتے ہیں جس میں بہت سے درجات ہوں جیسے کوئی زیادہ حسین ہے، کوئی اس سے کم ہے، کوئی اس سے کم ہے۔ پس جس درجہ میں بھی حسن ہو اس کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں استعمال نہ کرنا حسن کا شکر ہے۔ حدیث پاک کی دعا ہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِی فَحَسِّنْ خُلُقِیْ اے اللہ آپ نے مجھے حسین خلق فرمایا پس آپ کا احسان عظیم ہوگا کہ آپ میرے اخلاق کو بھی حسین کردیجئے تاکہ اس نعمت حسن کو آپ کی معصیت میں استعمال کرکے اپنے اخلاق کو میں خراب نہ کروں۔ پھر اگر کوئی فاسق وفاجر اس نعمت حسن کو غلط استعمال کرتا ہے تو کوئی تعجب نہیں کیونکہ وہ تو پہلے ہی خدا سے دور ہے لیکن اگر کوئی اللہ والوں کا صحبت یافتہ مبتلائے معصیت ہوجائے تو آہ کس قدر افسوس وتعجب کا مقام ہے۔ مولانا رومی فرماتے ہیں۔

گر خفاشے رفت در کورو کبود

بازسلطاں دیدہ را بارے چہ بود

اگر چمگادڑ غلاظت اور گندگی میں لت پت ہورہا ہو تو تعجب کی بات نہیں کیونکہ وہ تو ظلمت پسند اور غلاظت خور ہے لیکن اگر کسی بازِ شاہی کو دیکھو جو بادشاہ کی کلائی پر رہنے والا اور نگاہِ شاہ کا فیض یافتہ ہے وہ اگر گندی نالیوں میں پیشاب چوس رہا ہے اور

پاخانہ چاٹ رہا ہے تو تعجب اور افسوس کا مقام ہے۔ پس اگر فساق وفجار معصیت کے مرتکب ہیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں لیکن آہ اگر کوئی شہبازِ معنوی، مقرب بارگاہِ حق، اہل اللہ کا صحبت یافتہ اپنی نعمتِ حسن کو غلط استعمال کر کے مبتلائے معصیت ہو جائے تو کس قدر غم اور رونے کا مقام ہے کہ آہ مقرب حق ہو کر دوری کے عذاب میں مبتلا ہے اس لئے ہر گناہ سے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتے رہو اور کوشش کرو کہ ایک سانس بھی اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ ہونے دو۔ گناہ سے بچنے کی طاقت موجود ہے۔ اگر طاقت نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ حکم نہ دیتے کہ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ . اتقوا اللہ کا حکم اسی وجہ سے ہے کہ انہوں نے ہمیں طاقت تقویٰ دی ہے مگر ہم اسے استعمال نہیں کرتے۔ آنکھوں کو اجنبیہ عورتوں سے اور امردوں سے بچانا، کانوں کو ساز اور گانوں سے بچانا، ہونٹوں کو غلط کاموں سے بچانا، ہر اعضاء کے احکام ہیں اور سب کی طاقت اللہ نے دی ہے لیکن نفس کی محبت ہم کو زیادہ ہے بہ نسبت اللہ تعالیٰ کے۔ جب بھینس کو اپنے بچہ کی محبت زیادہ ہوتی ہے تو مالک کو دودھ پورا نہیں دیتی، چار پانچ کلو مالک کو دیتی ہے تو ایک کلو بچہ کے لئے بچالیتی ہے۔ اسی طرح نفس دشمن کو خوش کرنے کے لئے ہم طاقت تقویٰ کو بچالیتے ہیں، طاقت کو پورا استعمال نہیں کرتے تاکہ

نفس دشمن کو مزہ آجائے حالانکہ نفس دشمن، بین الاقوامی دشمن سے بھی زیادہ قوی دشمن ہے اور بین الاقوامی بھی کوئی چیز نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے سامنے۔ رسول خدا کا سفیر ہوتا ہے، اس کا اعلان اللہ کا اعلان ہوتا ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ نفس تمہارا دشمن ہے اور کتنا دشمن ہے

ان اعدیٰ عدوك فی جنبیك

تمہارے دشمنوں میں سب سے بڑا دشمن تمہارے پہلو میں چھپا ہوا ہے اس کا نام نفس ہے جس کو خوش کرنے کے لئے بعض بے وقوف اللہ کو ناراض کردیتے ہیں۔ اس لئے ہر گناہ سے استغفار و توبہ کرو اور ہر گناہ سے بچنے کی پوری کوشش کرو، جو ہمت اور طاقت اللہ تعالیٰ نے گناہ سے بچنے کی دی ہے اس ہمت اور طاقت کو پورا استعمال کرو۔ گناہ سے بچنے کے لئے تین ہمتوں کی ضرورت ہے۔

(۱) ایک ہمت وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کو دی ہے۔ اس کو استعمال کرو۔

(۲) دوسرے اللہ تعالیٰ سے درخواست کرو کہ اے خدا جو ہمت تو نے تقویٰ کی دی ہے اس ہمت کو استعمال کرنے کی ہمیں توفیق دے دے۔

(۳) تیسرے خاصانِ خدا سے دعا کراؤ کہ آپ خدا کے خاص بندے ہیں، آپ میرے لئے دعا کردیجئے کہ میں فلاں فلاں گناہ چھوڑ دوں۔

بعض حاضرین نے عرض کیا کہ آپ ہمارے لئے دعا فرما دیجئے تو ارشاد فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی سب گناہ چھوڑ دینے کی توفیق دے اور میرے دوستوں کو بھی سب گناہ چھوڑنے کی توفیق دے دے۔ اے اللہ میری اس دعا کو قبول کرلیجئے کیونکہ آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ **دعاء المریض کدعاء الملائکہ** مریض کی دعا ایسی ہوتی ہے جیسے کہ فرشتوں کی دعا ہوتی ہے۔ اے اللہ تو اپنی نافرمانی سے انتہائی نفرت دے دے تاکہ ہم نہ دنیا میں رسوا ہوں نہ آخرت میں **واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین**۔



# الشکر علی الایمان

۱۴ ذوقعدہ ۱۴۲۱ھ مطابق ۹ فروری ۲۰۰۱ء بعد نماز جمعہ
ڈھائی بجے دوپہر بمقام مسجد اشرف گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی

الحمدللہ تعالیٰ مرشدنا و مولانا عارف باللہ حضرت اقدس مدظلہم العالی نے اس جمعہ کو بھی مسجد اشرف میں نماز ادا فرمائی اور نعمت ایمان پر شکر ادا کرنے کی اہمیت پر نہایت مختصر، جامع اور بصیرت افروز بیان فرمایا۔ (مرتب)

فرمایا کہ گزشتہ جمعہ کو میں نے عرض کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں لئن شکرتم لازیدنکم اگر تم شکر کرو گے تو ہم تمہاری نعمتوں میں اور اضافہ کر دیں گے، وان کفرتم ان عذابی لشدید اور اگر نا شکری کرو گے تو میرا عذاب بہت سخت ہے۔ تو میں نے عرض کیا تھا کہ جتنے اعضاء ہیں سب کا شکر الگ الگ ہے۔

سر کا شکر سجدہ ہے اور سر سے سرکشی نہ کرنا ہے، آنکھوں کا شکریہ ہے کہ بدنظری نہ کرے جس آنکھ سے اللہ کو دیکھے اس آنکھ سے غیراللہ کو نہ دیکھے اور ویسے بھی بدنظری ایک حماقت کا گناہ ہے کہ مال پرایا اور دیکھ کر للچا رہا ہے، دیکھنے سے کہیں وہ مل جائے گا؟ناک سے نامحرموں کو سونگھنا نہ چاہئے جن باتوں کو سننے سے شریعت نے منع کیا ہے، کان سے ان باتوں

کو نہ سنے مثلاً گانا وغیرہ نہ سنے ، اگر گانے کی آواز آرہی ہے تو کانوں میں انگلی دے لیجئے تو سنت ادا ہوجائے گی۔ حضور علیہ السلام کانوں میں انگلیاں دے لیتے تھے جب گانے کی آواز آتی تھی۔ اس سنت کو بھی تو ادا کیجئے۔ کانوں میں انگلیاں دیتے وقت نیت کرلیجئے کہ میں سنت ادا کررہا ہوں۔ لبوں کا شکریہ ہے کہ مونچھیں لبوں پر نہ آنے دیں، بڑی بڑی مونچھیں نہ رکھئے ، بعض لوگوں کو مونچھیں رکھنے کا شوق ہے تو رکھیں جائز ہے، لیکن اتنی بڑی نہ رکھیں کہ لبوں پر آجائیں ، لبوں کا کنارہ کھلا رہے اور گال کا شکریہ یہ ہے کہ ایک مشت داڑھی رکھیں اور دل کا شکریہ یہ ہے کہ قصداً دل میں غیر اللہ نہ آنے دے ، بلا قصد آجائے تو معاف ہے لیکن اس میں اپنے قصد سے مشغول نہ ہو جائے ، کسی مباح کام میں دل کو لگا دے ، وساوس کا آنا برا نہیں لانا برا ہے ، یعنی اللہ کی مرضی کے خلاف اپنے ارادہ سے وساوس کا لانا گناہ ہے۔

میں نے عرض کیا تھا کہ اللہ کی ہر ہر نعمت کو سوچو کہ اللہ تعالیٰ نے پڑھایا لکھایا ، بیوی بچے دیئے ، بہت سے ہیں جو اولاد سے محروم ہیں ، بعض کو بیوی ملی تو کٹکھنی ملی اور بعضوں کی بیوی بڑی صابرہ شاکرہ ہے ، اس کا شکر کریں۔ دونوں ٹانگیں سلامت ہیں اس کا شکر کریں۔ اگر طواف کیا ہو تو یاد کرلیں کہ

انؔ پیروں سے اللہ کے گھر کا طواف کیا ہے۔ جن پیروں سے اللہ کے گھر کا طواف کیا ہو ان کو نامحرموں کی گلی میں نہ جانے دے ، یہ پیروں کا شکر ہے۔ سارے اعضاء کا شکریہ الگ الگ ہے۔

کچھ روز پہلے خیال آیا کہ اس جمعہ کو کیا بیان کروں تو کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ جب جمعہ قریب آتا ہے تب سمجھ میں آتا ہے ، پہلے سے نہیں بتاتے۔ جب یہ جمعہ آیا تو رات ہی میں مضمون آگیا کہ ایک نعمت اور ہے جس کا احساس ہم لوگوں کو نہیں ہے اور وہ ہے ایمان کی دولت لہٰذا ایمان کا شکریہ ادا کرو کہ ہم لوگوں کو بلا سوال اللہ نے ایمان عطا فرمایا اور جنت کا ٹکٹ مفت میں ہمیں مل گیا ، ماں کے پیٹ میں ہم کو پہلے مسلمان بنایا پھر دنیا میں بھیجا ، یہ کس قدر فضل ہے۔ ہم لوگوں کو وراثت میں اسلام و ایمان مل گیا ، مسلمان گھرانے میں پیدا کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے ورنہ اگر آج کوئی کافر ایمان لے آئے خصوصاً ہندوستان میں کوئی ہندو مسلمان ہو جائے تو اس کے جینے کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ میرا ایک جاننے والا ہے ، وہ ایمان لایا پہلے سکھ تھا، اس کے ماں باپ نے اعلان کردیا کہ یہاں نہ آئے ، پاکستان بھاگ جائے ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا اور اسے وراثت سے بھی محروم کر دیا۔ کافر سے

مسلمان ہونے میں کتنی مصیبت اٹھانی پڑتی ہے ، مار پٹائی الگ، جائداد سے محروم، عزیزوں سے محروم وغیرہ۔ اللہ نے مفت میں ایمان دے دیا اور ہم مار پٹائی سے بچ گئے ، جائداد کی محرومی سے بچ گئے ، تمام لعنت ملامت سے بچ گئے ، ہم موروثی مسلمان ہیں اس لئے ہر جگہ آزادی سے دندناتے پھرتے ہیں اور مسلمان پیدا کر کے ایک احسان عظیم اور فرمایا کہ ہماری آئندہ نسلوں کو بھی مسلمان بنادیا۔ اب قیامت تک جتنی نسلیں آئندہ آئیں گی سب مسلمان ہوں گی ، اللہ تعالیٰ نے سب پر احسان کیا ہے کہ ان کو جنتی بنا دیا ہے کیونکہ مسلمان ہوکر مرتد شاذ و نادر ہی ہوتے ہیں یعنی تقریباً ہوتے ہی نہیں۔ پھر صرف مسلمان ہی نہیں بنایا بلکہ مسلمان بنا کر خوش اعتقاد بنایا، خوش عقیدہ مسلک سے تعلق عطا فرمایا، دنیا میں سب سے بہترین عقیدے کے جو حاملین ہیں اس گروہ میں شامل فرمایا۔ لہٰذا ہم اس کا بھی شکر ادا کریں کہ ہم پر تو احسان فرمایا ہی کہ ہم کو مسلمان گھر میں پیدا کیا لیکن ہماری آئندہ نسلوں کا بھی انتظام فرما دیا کہ آئندہ جتنی نسل آئے گی سب مسلمان ہوگی۔ پس اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ ہم کو ایمان و اسلام کی دولت دینے کے لئے ہمارے ماں باپ اور آباء واجداد کو مسلمان بنایا اور ہم کو دولتِ ایمان دے کر ہماری آئندہ نسلوں کے ایمان کا انتظام فرمایا۔ لہٰذا ہمارے ماں

باپ اور جتنے آباء و اجداد تھے جو سبب ہوئے ہمارے ایمان کا وہ بھی ہمارے لئے نعمت ہیں اور ہماری آئندہ نسل میں جتنے مسلمان ہوں گے وہ سب بھی ہمارے لئے باعثِ شکر اور باعثِ نعمت ہیں۔ لہٰذا ایمان کی نعمت عظمیٰ پر بہت زیادہ شکر کرنا چاہئے۔

بس آج مجھے یہی مضمون بیان کرنا تھا واخردعوانا ان الحمدللہ رب العلمین۔ اس کے بعد حضرت والا کے حکم پر حضرت والا کا عارفانہ کلام جو ابھی تک غیر مطبوعہ ہے سنایا گیا۔ افادہ قارئین کے لئے پیش ہے۔

جو گذری تری یاد میں زندگی ہے
وہی زندگی بس مری زندگی ہے
جو غفلت میں گذرے وہ کیا زندگی ہے
وہ جینا نہیں بلکہ شرمندگی ہے
فنا یاد میں تیری جو زندگی ہے
اسی کے مقدر میں پائندگی ہے
جو ہر سانس سنت کے تابع نہیں ہے
خدا کی نہیں نفس کی بندگی ہے
جو ہے کسب دنیا میں غافل خدا سے
دَنی زندگی ہے، بُری زندگی ہے

جو فرزانگی لائے اک دن تباہی
وہ کس کام کی ہائے فرزانگی ہے
رہِ عشق میں عقل کانٹا ہے کانٹا
جو ہے کام کی بس تو دیوانگی ہے
ہو مطلوب جس عقل کی صرف دنیا
سمجھ لو کہ اس عقل میں تیرگی ہے
بنائیں وہ کیسے ترے دل کو مسکن
ترے دل میں جب شرک کی گندگی ہے
نہ ہو جائے جب تک کہ اختر انہیں کا
یہ کس کام کی اس کے وارفتگی ہے



## نہیں اُٹھتی ہے تیرے سنگِ در سے اب جبیں ساقی

کسی کی یاد میں ہے مضطرب جان حزیں ساقی
گریباں چاک ہے اشکوں سے تر ہے آستیں ساقی

توجہ تیری مجھ پر تام شاید ہوگئی ہے اب
خلش دل سے جو اک پل کو بھی اب جاتی نہیں ساقی

عجب لذت تری آغوش رحمت میں ملی مجھ کو
نہیں اُٹھتی ہے تیرے سنگِ در سے اب جبیں ساقی

دکھادوں تجھ کو اپنے عشق و مستی کا ابھی عالم
تو پہلے ہاتھ پر رکھ دے شرابِ آتشیں ساقی

پلائی تو نے جو مے شبلی و عطار و رومی کو
مرے حصے میں دُردِ جام بھی کیا اب نہیں ساقی

بفیض عشق تیری یاد میں یہ حال ہے دل کا
مرے اشکوں سے تر ہے آج تیری سرزمیں ساقی

مقامِ قرب کی لذت اگر کردے عیاں دل پر
مجھے پھر من و سلویٰ ہو مری نانِ جویں ساقی

عبث کرتا ہے ناصح مجھ کو تعلیم جہاں داری
مجھے جب ہوش اپنا ہی یہاں باقی نہیں ساقی

کہاں اخترؔ کہاں یہ ذکرِ جامِ سبو مینا
کرم ہے تیرا ورنہ میں کسی لائق نہیں ساقی

(عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہم العالی)